السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے تنہائی میں محض اپنی زوجہ کے روبرو قسم کھائی کہ میں تجھ سے آئندہ ہم صحبت نہ ہوں گا۔ بعدہ ایک ضروری سفر کے واسطے شوہر کو جانا پڑااور بعد عرصہ کے واپس آیا اور بدستور ظن وشوہر کے تعلقات جاری ہوگئے۔ بروقت قسم کھانے کے مسئلہ ایلاء اور ظہار سے شوہر اور نیز زوجہ ناواقف محض تھے۔ زوجہ کو جب اس مسئلے سے آگاہی ہوئی۔ تو اس نے شوہر سے کل حال بیان کیا۔ اب شوہر قسم کھانے سے منکر ہے۔ اور اس کا قول یہ ہے کہ اگر بفرض محال کھائی بھی تھی۔ تو فورا رجعت کرلی تھی۔ شوہر مذکور کی اکثر جھوٹی قسم کھانے کی عادت ہے۔ زوجہ اگر علیحدہ ہونا چاہتی ہے۔ تو وہ بازو کا دعویٰ کر کے وصول کرلیتا ہے۔ زمانہ حال میں کوئی قاضی وقت نہیں جو اس مسئلے کو طے کرے۔ اور حقیقت میں خاوند کی نیت کسی طور پر طلاق دینے کی نہ تھی۔ مذید برآں کوئی دیگر شخص ایسی عورت سے نکاح نہیں کرتا۔ کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ اس کا شوہر موجود ہے۔ اب جناب سے یہ مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ اب ایسی حالت میں شرع کا کیا حکم ہے۔ آیا طلاق قابل رجعت ہوگئی ہے یا نہیں اور اگر ہوگئی تو عورت گناہ گار ہوتی ہے یا نہیں؟ چونکہ اس کا خاوند اس کو کسی طرح سے نہیں چھوڑتا۔ اور اگر گناہ گار بھی ہوتی ہے تو اس کو کیا کرنا چاہیے کہ وہ گناہ گار نہ ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ ایلا ہے۔ قرآن مجید میں ایلا کا حکم یوں آیا ہے۔

......لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۲۲٦ سورة البقرة

اس آیت کے مطابق چار ماہ کے اندر اندر خاوند رجوع کرسکتا ہے۔ قسم کا کفارہ مرد پر ہے۔ عورت پر نہیں چار ماہ گزرجانے پر عورت علیحدہ ہوجائے گی۔ عورت مقدمہ سے ڈرتی ہے۔ تو اپنے ضلع کے جج صاحب کے پاس درخواست فسخ نکاح کی دیوے جج صاحب شرعی فتوے کے مطابق نکاح فسخ کردیں گے۔ تو بے خطر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 275

محدث فتویٰ